لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر (قائم رہتے ہوئے باطل سے) لڑتا رہے گا، (اور) قیامت تک غالب رہے گا۔



حقیقۃ الخلافۃ

علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل

میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ ھٰذِہٖ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنُ

یہ تمہاری امت، حقیقت میں امت واحدہ ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو۔

(سورۃ الانبیاء آیت ۹۲)

حقیقۃ الخلافۃ

(غیر مطبوعہ)

تالیف

نصیر احمد جنجوعہ

کتاب ڈاؤن لوڈ کرنے کا پتہ: **www.urdu-islam.blogspot.com**

رابطہ: Naseer.a.janjua@gmail.com

پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ انتخابی خلیفہ ایک دینی امام کا درجہ رکھتا ہے اور اسکے ساتھ اطاعت کا تعلق اخلاص پر مبنی ہوتا ہے اسلئے اسے معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ رسول کریمؐ کے قائم کردہ کسی بھی امیر کی اطاعت کا تعلق بھی اخلاص پر ہی ہوتا ہے۔ اور رسول کریمؐ کے امیر کی نافرمانی کرنا گویا رسولؐ کی نافرمانی کرنا تصور ہوتا ہے۔ لیکن کیا اسکے باوجود رسول کریمؐ کے امیر میں کفر و معصیت کا امکان ثابت نہیں ہوتا؟ اسی طرح خلیفہ میں بھی کفر و معصیت اور اھلیت کھو بیٹھنے کا امکان موجود ہے جس کے باعث اسے معزول کرنا ایک شرعی تقاضا بن جاتا ہے۔ اگر خلیفہ باوجود خلیفہ ہونے کے اہلیت کھو بیٹھے تو اس سے خلافت کا عہدہ اور منصب چھین کر کسی ایسے شخص کو دینا جو اسکا اھل ہو، سورہ النساء: آیت ۵۹ کے حکم میں شامل ہے۔ کیونکہ خلیفہ منتخب کرنے کے ذمہ دار مومنین ہیں۔ جبکہ انبیاء کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری اللہ کی ہے۔ انبیاء کے معاملہ میں مومنوں کو ٹانگ اڑانے اور دخل اندازی کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ خواہ انبیاء کسی کی نظر میں اہل ہوں یا نہ ہوں۔ انکے معاملہ میں کسی کو خلاف بولنے کا حق نہیں۔ لیکن خلیفہ کے معاملہ میں جس طرح انتخاب مومن کرتے ہیں اسی طرح معزول کرنے کا حق بھی وہی رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے جس کا انتخاب مومنین کی مجلس شوریٰ کا محتاج ہو وہ کیونکر خلیفہ بننے سے معصوم یا محفوظ ہوسکتا ہے؟ اور اگر محض ''اللہ کا کسی کو خلیفہ بنانا'' اسے معصوم یا محفوظ بنا دیتا ہے تو انسان کو بھی اللہ نے خلیفہ بنایا، انسان کیوں معصوم یا محفوظ نہیں بن جاتا؟ کیوں انسان میں کفر و معصیت کا امکان موجود ہوتا ہے؟ کیا انسان کو اللہ نے خلیفہ نہیں بنایا؟

خلیفہ خدا بناتا ہے: (قرآن کا عام محاورہ ہے)

اسی طرح ان اماموں کو بھی اللہ نے امام بنایا جن کا کام دوسروں کو جہنم کی طرف بلانا ہوتا ہے۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ

(سورۃ القصص آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: ''اور ہم نے (یعنی اللہ نے) انہیں ایسے امام بنایا جو آگ کی طرف بلاتے تھے اور روز قیامت وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے''۔

یعنی ایسے امام جو لوگوں کو آگ کی طرف بلاتے تھے اُنہیں بھی **اللہ ہی نے امام بنایا**۔تو کیا ان آئمہ کو بھی وہی مقام و مرتبہ ملنا چاہیے جو ''اللہ کے بنانے'' سے ملتا ہے؟ پس اللہ کا کسی کو خلیفہ بنانا یا اللہ کا کسی کو امام بنانا یا اللہ کا کسی کو بادشاہ بنانا یہ قرآن کا عام محاورہ ہے۔سوائے نبیوں اور رسولوں کے کہ انکو خدا براہ راست اپنے الہام سے نبی یا رسول بناتا ہے اور **اپنی مرضی سے چلاتا ہے** باقی ہر ایک کو بنانا الگ معنوں میں ہے۔جس طرح آگ کی طرف بلانے والے امام اپنی مرضی سے لوگوں کو آگ کی طرف بلاتے ہیں نہ خدا کی مرضی سے اسی طرح نیکی اور اسلام کی طرف بلانے والے خلفاء بھی اپنی مرضی سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں باوجود اسکے کہ دونوں کو اللہ نے خلیفہ اور امام بنایا ہوتا ہے۔خلافت بھی امت مسلمہ کے واسطے نعمت کے علاوہ ایک امتحان ہے کہ خلفاء صحیح طریقے سے کام کرتے ہیں یا ٹھوکر کھاتے ہیں۔یہ انکی آزمائش ہے۔ایسا نہیں ہے کہ جسے اللہ بناتا ہے اسے اپنی مرضی سے چلاتا ہے۔نہیں نہیں!ورنہ آزمائش اور امتحان کہاں گیا؟انسان تو امتحان اور آزمائش کی خاطر پیدا کیا گیا ہے اور خلافت بھی نعمت کے ساتھ ساتھ آزمائش کے طور پر ہے۔جیسے اولاد بھی نعمت کے ساتھ ساتھ والدین کے واسطے آزمائش ہے کہ وہ کہاں تک اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتے ہیں یا خراب تربیت کرتے ہیں۔پس سورۃ النور آیت نمبر ۵۶ میں اللہ نے خلیفہ بنا کر جو نتیجہ بتایا ہے کہ اسکے بعد انکا دین مضبوط ہو جائے گا،انکا خوف امن میں بدل جائے گا وغیرہ یہ نتائج تب نکلیں گے جب خلیفہ ایماندار اور اعمال صالحہ پر قائم ہوگا۔اسی آیت میں ایمان اور عمل صالح کی شرط بیان فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک خلیفہ ایماندار اور اعمال صالحہ پر قائم ہوگا تو اسکے اچھے نتائج نکلتے رہیں گے۔لیکن جب خلیفہ بے ایمان ہو گیا یا بدعمل ہو گیا تو اسکی خلافت کی حیثیت ایسی ہی ہو گی جیسے یزیدی خلفاء کی تھی۔پس اللہ کا خلیفہ بنانے سے وہ خلیفہ محفوظ نہیں ہو جاتا۔جس طرح آگ کی طرف بلانے والے امام محفوظ نہیں ہو گئے بلکہ انہوں نے اپنی مرضی سے لوگوں کو آگ کی طرف بلایا جبکہ انہیں اللہ ہی نے امام بنایا تھا۔**وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً** !

اسی طرح نبیوں کے دشمنوں کو بھی اللہ ہی بناتا ہے جیسا کہ فرمایا؛

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ط
وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا (سورۃ الفرقان آیت ۳۱)

ترجمہ:''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے

تھے۔اور تمہارا رب ہدایت کرنے اور مدد فرمانے کے لئے کافی ہے۔‘‘

یعنی نبیوں کے دشمنوں کو بنانے والا اللہ ہے۔لیکن وہ دشمن، نبیوں سے اپنی مرضی سے دشمنی کرتے ہیں نہ خدا کی مرضی سے۔اسی باعث وہ قابل مواخذہ بھی ٹھہریں گے۔ورنہ اگر وہ دشمنی بھی اللہ کی مرضی سے کرتے ہیں تو اس صورت میں وہ بے قصور ہیں۔کیونکہ جس گناہ کے کرنے میں انکی اپنی مرضی شامل نہیں وہ کیونکر پوچھے جاسکتے اور جہنم میں ڈالے جاسکتے ہیں؟ کیا اللہ بے انصاف ہے کہ کسی کو اپنی مرضی سے کسی کا دشمن بنائے اور پھر اسے جہنم میں ڈال دے؟ (نعوذ باللہ) پس یہاں بھی قرآنی محاورے کے مطابق اللہ فرماتا ہے کہ نبیوں کے دشمنوں کو بھی بنانے والا اللہ ہی ہے۔اسی طرح لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے والے خلفاء کو بھی اللہ ہی بناتا ہے لیکن خلفاء بھی اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں۔یعنی جس طرح نبیوں کے دشمنوں پر اللہ اپنی مرضی مسلط کر کے دشمنی نہیں کروارہا ہوتا اسی طرح خلیفوں پر بھی اپنی مرضی مسلط کر کے اللہ کام نہیں کرواتا بلکہ ہر شخص آزاد ہوتا ہے اور ہر ایک کی آزمائش ہورہی ہوتی ہے کہ وہ کس قدر نیک کام کرتا ہے اور کس قدر بدیوں میں ملوث ہوتا ہے۔اسی واسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کہ خدا تمہیں میرے بعد خلیفہ بنائے گا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ **اِنّ اللّٰہَ مُستَخلِفُکُم فِیھَا فَنَاظِرٌ کَیفَ تَعمَلُونَ** (ابن ماجہ کتاب الفتن۔ترمذی ابواب الفتن) یہی وجہ ہے کہ سورۃ النور آیت ۵۶ کے آخر میں فرمایا؛ **وَمَن کَفَرَ بَعدَ ذَلِکَ فَأُولٰئِکَ ھُمُ الفَاسِقُونَ** کہ خلیفہ بن جانے کے بعد جو خلیفہ کفر کا ارتکاب کریگا وہ فاسقوں میں سے ہوگا۔پس خدا کے بنانے کے باوجود خلیفہ کفر و معصیت کے ارتکاب سے محفوظ نہیں ہو جاتا۔اسلئے اگر انتخابی خلیفہ کفر و معصیت کا ارتکاب کرے تو اسے معزول کرنا لازمی ہے۔

بات یہ ہے جس قسم کا انسان کا عمل ہوتا ہے اسی کے مناسب حال اللہ کی طرف سے اسے جزا ملتی ہے۔اگر انسان اللہ پر ایمان نہیں لائے گا تو اللہ اسے شیطان کا ساتھی بنادیگا۔**اِنَّا جَعَلنَا الشَّیَاطِینَ اَولِیَاءَ لِلَّذِینَ لَا یُؤمِنُونَ** ترجمہ؛ ’’بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔‘‘ (الاعراف:۲۸) اگر انسان ایمان لائے گا اور ایمان کے مطابق عمل نیک بھی کریگا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے خلیفہ (علماءِ ربانی) بنادیگا۔کیونکہ ہر مسلمان انتخابی خلیفہ نہیں بن سکتا۔لیکن ہر مسلمان اللہ کا ولی ضرور بن سکتا ہے۔اپنے اردگرد کی برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کرسکتا ہے۔ امر بالمعروف ونھی عن المنکر کرسکتا ہے۔اور یہی وہ چیز ہے جسے خلافت کہتے ہیں۔جس سے

ایک مسلمان کے دین کو تمکنت نصیب ہوتی ہے، وہ اپنے دین کو اپنے اوپر بھی مضبوطی سے قائم کرتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اسکی نیک صحبت سے مستفید ہوکر دین پر مضبوطی سے قائم ہوتے جاتے ہیں۔ انکا خوف امن میں بدل جاتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت ذوق وشوق سے بجالاتے ہیں۔لیکن جو کفر کرتا ہے اور اللہ کے احکامات سے انحراف کرتا ہے (اللہ پر ایمان نہیں لاتا، عمل صالح نہیں کرتا، صادقوں کی صحبت اختیار نہیں کرتا) وہ فاسق شمار ہوتا ہے پھر شیطان اسکے دوست بن جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصولی بات ہے کہ جب انسان نیک لوگوں کی صحبت اختیار نہیں کرتا انہیں اپنا دوست نہیں بناتا تو ضرور شیطان اس سے رشتہ جوڑتا ہے۔

اسی طرح بادشاہت بھی اللہ کا انعام ہے اور بادشاہ کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔فرمایا؛

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یَا قَوْمِ اذْکُرُوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنبِیَآءَ وَجَعَلَکُم مُّلُوْکاً وَّاٰتٰـکُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحداً مِّنَ الْعَالَمِیْنَ

(المائدہ: آیت ۲۱)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ بادشاہ کو بھی اللہ بناتا ہے اور یہ بھی خلافت کی طرح نعمت ہی ہوتی ہے۔ ماضی میں مسلمان بادشاہوں نے بھی ''بادشاہ خدا بناتا ہے'' کا بہانہ بنا کر اپنی بادشاہت کو بھی غیر معمولی اونچا مقام دینے کی کوشش کی اور حدیث اِنَّ السُّلْطٰنَ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْض (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء) یعنی ''بادشاہ، زمین پر خدا کا ظل ہے'' کو اپنی بادشاہت کی تائید میں پیش کیا کہ وہ زمین پر خدا کے ظل ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی بادشاہت کو اسی طرح بہت بلند مقام دینے کی کوشش کی تھی جس طرح آج کے زمانہ میں قادیانی جماعت اپنی خلافت کو ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' اور ''خلیفہ نبی کا ظل ہوتا ہے'' کہہ کر اپنی خلافت کو بہت بلند و بالا مقام دینے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کی خلافت جیسی انتخابی خلافت آئندہ بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ دور آخرین کی نسبت پیشگوئی بھی ہے لیکن وہ خلافت، خلافت راشدہ سے درجہ اور مقام میں کم ہوگی اسکی دو وجوحات ہیں۔ پہلی یہ کہ خلفاء راشدین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا افضل ترین وجود آئندہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ دوسری وجہ یہ کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ